

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اطاعت رسولؐ کے انقلابی اثرات

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم
الذی ارتضی لہم ولیدلنہم من بعد خوفہم امنایعبدوننی لایشرکون لی شیاً
ومن کفر بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون۔ (سورۃ نور آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں وعدہ کر لیا ہے کہ ان کو البتہ ملک میں اس
طرح حاکم بنادیں گے جس طرح حاکم بنایا پہلے لوگوں کو اور ان کے لئے اس دین کو جو ان کیلئے پسند کر دیا جمادیں گے۔
اور ان کے خوف کے بدلے ان کو (اللہ) امن دے گا (یہ لوگ) میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک
نہیں کریں گے۔ اس کے بعد جو لوگ ناشکری کریں گے پس وہی لوگ نافرمان ہونگے۔

صحبت نبویؐ کے انقلابی اثرات: گزشتہ تین خطبوں میں مذکورہ بیان کردہ معروضات میں یہ بتلانا مقصود تھا کہ جزیرۃ
العرب کے وہ لوگ جو زوال و پستی میں تمام دنیا کے لئے سبیل بن چکے تھے۔ سرکارِ دو عالم کی تعلیمات اور فیضِ صحبت کی
بدولت تمام دنیا کے مقتدی و راہنما بن گئے۔ زمانہ جاہلیت کے نام سے شہرت حاصل کرنے والا دور، قرآنی تعلیم اور
مقدس اخلاق کی بدولت خیر القرون کے نام سے نہ صرف اسوقت بلکہ تاقیامت مسلمانوں کے دلوں اور زبان سے پکارا
جائے گا۔ جہالت و کفر کے نامور علمبردار جو ابتدائی دور اسلام کے چند کمزور مسلمانوں کے لئے خوف و دہشت کی
علامت تھے، زیور اسلام سے آراستہ ہونے کے بعد ”رضی اللہ عنہم و رضوانہ“ کے مصداق بن کر آسمانِ رشد و ہدایت کے
درخشندہ و تابندہ ستارے بن گئے اور دنیا ان کی روشنی سے جگمگانے لگی۔

صحابہ کرام ہدایت کے ستارے ہیں: انہی ہدایت کے ستاروں کے بارے میں سرکارِ مدینہ صلعم نے فرمایا:

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ اصحابی کالنجوم باہیم اقتدیتم اہدیتہم
ترجمہ: حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کے مثل ہیں۔ جس ستارے کی روشنی میں چلو
گے کامیابی و فلاح حاصل کرو گے۔

یعنی حق سے انکار کرنے والے اور حق کے رجا کر کرنے والوں کے خون کے دشمن دینِ حقہ کے ایسے متوالے
بن گئے کہ رات کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں جس طرح راہ سے بھٹکے ہوئے مسافر کے لئے ستارے راہ دکھانے کا ذریعہ

بن جاتے ہیں اسی طرح آپؐ کے فدائین کی جماعت بھی کفر والحاد کے ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے لئے ہدایت کا نمونہ بن کر عقائد باطلہ اور مشرکانہ رسومات و اعمال کے خلاف بے باکانہ جہاد کر کے دنیا ہی میں جنت جانے کی خوشخبری سے رب العزت نے ان کو نوازا۔

سب صحابہ باعث لعنت ہے: اسلام و ایمان کے انہی سچے و پاکیزہ اعمال و احوال پر عمل کرنے کا ثمرہ کس عجیب شکل میں ظاہر ہوا کہ ان پاک سیرت نفوس کی معمولی تحقیر کرنے والے کو رحمت عالم نے اللہ کی جانب سے لعنت کا مستحق قرار دیا۔ فرماتے ہیں: **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ اذ ارايتم الذين ليسبوا اصحابي فقولوا لعنة الله على شرکم (رواه الترمذی)**

ترجمہ: ”ابن عمر کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے بری حرکت پر۔“

اصحاب کے اعمال: دوسری جگہ محبوب کبریاء صلعم کا فرمان ہے: **عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذنبالم یبلغ مداحدهم ولا نصیفه (بخاری مسلم) (ترجمہ)** حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے صحابہ کو برا مت کہو اگر تم میں سے کوئی فرد احد پہاڑ کے مثل سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کا ثواب میرے صحابہ کے ایک مدیا آدمی کے ثواب کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

حضورؐ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ صحابہ کی توہین و تحقیر اور سب و شتم سے بچتے رہنا۔ اسلام کے اعلیٰ و ارفع اقدار کو اپنانے کے ساتھ ایک اور عظیم فضیلت بھی حاصل ہے کہ جس دین و اسلام کا نام لینا بھی آگ سے کھیلنے کے مترادف تھا۔ ان نفوس قدسیہ کو قبول اسلام میں سب سے پہلے داخل ہونے کا شرف بھی حاصل ہے ان مبارک ہستیوں کا اللہ کے دل میں اخلاص جذبہ اور للہیت سے چھوٹا ساعل صالح بھی بعد میں آنے والوں کے اسی طرح بڑے بڑے عمل پربھاری ہوگا۔ ان کا سیر ڈیڑھ سیر جو اللہ کی راہ میں خیرات کرنا تمہارے پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔ انہوں نے ایمان کی بدولت اپنے نفوس کا جو تزکیہ تھا وہ اوروں کو کہاں میسر ہے۔

جب قرآن حکیم کے منشور حیات کو اپنایا گیا: اس وقت امت مسلمہ جو ۵۶، ۵۷ برائے نام اسلامی مملکتوں پر مشتمل ہے تمام مسلمان جس انداز میں ذلت و پستی کی چکی میں پس رہے ہیں۔ حضورؐ کے اسلام پیش کرنے سے پہلے کے کفار اس سے بدرجہا زیادہ مصائب کے شکار تھے لیکن قرآن عظیم اور اس کے دیئے ہوئے اخلاق کو منشور حیات بنانے ان میں ایسا انقلاب آیا کہ ان کا نام سنتے ان کی ہیبت اور دبدبہ سے وقت کے فرعون و قارون کا نپ اٹھتے۔ اپنے آپ کو خدا اور اپنے سوا اور مخلوق کو چوٹی کے برابر نہ سمجھنے والے جابر و ظالم حکمرانوں کے ان ایمان سے اسلحہ سے مسلح ہونے والوں کے ہاتھوں صفہ ہستی کے مننے کے بعض واقعات تو بعد میں ذکر کروں گا۔ سمندر و صحرا کے جمادات و نباتات حتیٰ کہ **© rasailojaraid.com** تکمیل کی صورت میں مسخر ہو کر ان

خدائی برگزیدہ و محبوب بندوں کے گرویدہ بن گئے۔

کھجور کا ستون رونے لگا: کھجور کی ایک سوکھے ستون کا حضورؐ کے فرقت میں رونے کا واقعہ تو شاید آپ نے

سنائی ہوگا۔ عن جابر قال کان النبی صلعم اذا خطب استند الی جذع نخلة من سواری المسجد فلما صنع له المنبر فاستوی علیه صاحبت النخلة التي کان یخطب عندها حتی کادت ان تنشق فنزل النبی صلعم حتی اخذها فضمها الیه فجعلت تان انین الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جس وقت مسجد نبوی میں خطبہ ارشاد فرماتے تو کھجور کے ایک سوکھے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے (اس دور کی مسجد نبوی ایک چھپر کی شکل میں ان خشک ستونوں پر قائم تھی) جب منبر تیار ہوا اور حضور خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تو کھجور کا وہ بے جان تنہ جس کے ساتھ آپ صلعم منبر سے پہلے ٹیک لگا کر بیان فرماتے رہتے چلانے لگا قریب تھا کہ حضورؐ کی جدائی کے صدمہ میں پھٹ جاتا حضور منبر سے اترے ستون کے پاس تشریف لے جا کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی گود میں لیا اس کے بعد ستون اس بچی کی طرح رونے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے۔ مگر رونا بند نہیں ہوتا (یعنی سسکیوں کی صورت اختیار کر لی) آخر کار فرار آ گیا اور چپ ہوا پھر سید الانبیاء نے اس کے رونے کا سبب بیان فرمایا کہ یہ ستون اللہ کا جو ذکر سن رہا تھا اس سے محروم ہوئی۔ دین اسلام کی حقانیت اور اس کے احکامات کی برکات کا آپ اس سوکھے کھجور کے تنے سے اندازہ لگائیں کہ وہ بے عقل، علم و شعور سے عاری خشک لکڑی بھی حضورؐ کی فرقت اور اس کے خطبہ کے نہ سننے پر زار و قطار رو رہی ہے۔ حضرت حسن بصری کے بارے میں منقول ہے کہ جس وقت وہ اس حدیث کو بیان فرماتے بے اختیار رو پڑتے۔ فرماتے اے مسلمانوں کھجور کی خشک لکڑی حضورؐ کی فرقت پر ازارہا محبت روتی تھی جبکہ اسے عقل و شعور کی نعمت جو انسانوں کو حاصل ہے سے بھی محروم تھی۔ تو اے حضرت انسان تم لوگوں میں شوق و محبت تو اگر اس سے زیادہ نہ ہو تو کم ہونا چاہیے۔

یہ تو سرور دو عالم ﷺ کی ذات بابرکات کا معجزہ اور ان کے عظیم المرتبت ہونے کا صرف ایک اعتراف تھا جو خشک و بے زبان لکڑی کے حال سے ظاہر ہوا۔ وہ قوم جن کے دل و دماغ جزا و سزا کے تصور سے عاری تھے۔ اوامر و نواہی کا تو ان کے ہاں تصور ہی نہ تھا۔ حضورؐ کی راہنمائی میں ان کی ایمانی تربیت و تکمیل اس انداز میں ہوئی کہ وہ اسلام کے ایسے عظیم داعی بن گئے کہ اللہ نے اس کے بدلے نہ صرف انسانوں کے دل ان کے لئے مسخر کر دیئے بلکہ آن واحد میں انسان کو لقمہ بنا کر لٹکنے والے خوفناک جانور بھی ان کے لئے باعثِ خطرہ بننے کی بجائے ان کے محافظ ہو گئے۔

جب شیر حضرت سفینہ کا غلام بن گیا: انہی مردانِ حق میں ایک حضرت سفینہ کا واقعہ بھی اسلامی تاریخ کا ایک درخشندہ واقعہ ہم لوگوں کے عبرت کے لئے تاقیامت باقی رہے گا۔ کہ من کان لله کان اللہ کا جو مصداق بن گیا پھر یہ ساری دنیا کے گناہگاروں کا بچاؤ اور نجات کا وسیلہ بن گیا۔ سفینہ مولیٰ رسول

اللہ ﷺ اخطاء الجیش بارض الروم او أسر فانطلق هارباً يلتصر الجیش فان اهو ابلاسد فقال يا ابا الحارث انا مولی رسول الله ﷺ کانت من امری کیت و کیت فاقبل الاسدله بصصة حتی قام الی جنبه کلما سمع صوتا اهو الیه اقبل بمشی الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد (رواد فی شرح السنه)

ترجمہ: ابن المنکدر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہؓ رمی ملاقات میں اپنے لشکر کا راستہ بھول گئے یا دشمن کے ہاتھ قیدی بن گئے۔ پھر دشمن کے ہاتھوں فرار ہو کر اپنے فوج کے لشکر کو تلاش کرنے لگ گئے۔ اچانک ایک شیر سامنے آیا، شیر کو دیکھ کر گھبرانے کی بجائے اسے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابو الحارث میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ (تفصیلی واقعہ سنایا)

شیر نے جب اس سے راستہ کی گمشدگی کی تفصیل سن لی فوراً اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے دم ہلاتے ہوئے اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اس دوران کہیں سے اگر خوفناک جانور کی آواز آتی تو شیر فوراً اس کی طرف لپک کر حضرت سفینہؓ کو اس درندے سے بچا لیتے۔ حضرت سفینہؓ اپنی منزل اور مطلوب کی تلاش میں روانہ ہیں اور شیر ان کے ساتھ ساتھ ان کے محافظ اور باڈی گارڈ کی حیثیت سے اپنی ذیوائی ادا کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ سفینہؓ اپنے لشکر میں پہنچ گئے تو شیر اپنے جنگل اور ٹھکانے کی طرف واپس ہوا۔

یہ اور اس قسم کے کئی بحیر العقول واقعات اس معاشرہ کے افراد کے ساتھ پیش آتے رہے جنہوں نے کفری اندھیروں کو خیر آباد کہہ کر اپنی نفسانیت کا ایمان و اسلام کی روشنی میں خاتمہ کر دیا۔ اپنے آپ مال و متاع غرض سب کچھ کو حقیقی معنوں میں خالق کائنات اور اس کے محبوب ﷺ کے قدموں پر نچھاور کر دیا، کارخانہ عالم کا پیدا کرنے والا تو کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر غیرتی ہے۔ اس نے دنیا کی ہر ذی روح و غیر ذی روح، خونخوار اور غیر خونخوار طاقتور و کمزور سب کو اس کا غلام و گرویدہ بنادیا۔

رضائے مولیٰ سب سے اولیٰ: یہ ان فرشتہ سیرت اصحاب قدسیہ کے واقعات ہیں جو اللہ و رسول کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے پہلے نہ کسی قانون و ضابطہ کے پابند تھے نہ کسی نظام زندگی سے ان کا تعلق رہا بلکہ صرف اور صرف اپنی خواہشات اور نفس امارۃ بالسوء کے متبع تھے اب اللہ کی بادشاہی اور اقتدار اس طرح تسلیم کر لی کہ اپنے تمام مرضیات، خواہشات اور خود سری سے کنارہ کش ہو کر ایک واحد و قادر، غفور و رحیم کے سچے اور پکے غلام بن گئے۔ اپنے تمام ارمانوں، خوشیوں و ناراضگیوں کو وحدہ لاشریک کے بتائے ہوئے قاعدوں اور ضابطوں کا ایسا پابند کر دیا کہ خود رائی و خود سری کا ان کے ہاں تصور تک ہی نہ رہا، جب اپنا سب کچھ اللہ کی مرضی اور تصرف میں دے دیا اور رضائے مولیٰ کو ہر چیز سے اولیٰ قرار دیا، تو اس ذات اقدس جل جلالہ کی شانِ کریمانہ و رحمانہ کے کرم کو دیکھنے کے نہ صرف انسانوں، جنگلی جانوروں کو ان کے حکم کا پابند بنادیا بلکہ سمندروں اور دریاؤں پر ان کا حکم چلنے لگا۔ (جاری ہے)